حقیقت ۔ اہمیت ۔ مسنون طریقہ

مرتب
مولانا محمد ذکریا اقبال
فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

نام کتاب — استخارہ کیسے کریں؟

مؤلف — مولانا محمد زکریا اقبال (فاضل جامعہ دارالعلوم، کراچی)

باہتمام — محمد ناظم اشرف

ناشر — بیت العلوم۔ ۲۰ نابھہ روڈ، چوک پرانی انارکلی، لاہور
فون: ۷۳۵۲۴۸۳

﴿ملنے کے پتے﴾

بیت العلوم = ۲۰ نابھہ روڈ، پرانی انارکلی، لاہور
ادارہ اسلامیات = ۱۹۰ انارکلی، لاہور
ادارہ اسلامیات = موہن روڈ چوک اردو بازار، کراچی
دارالاشاعت = اردو بازار کراچی نمبر۱
بیت القرآن = اردو بازار کراچی نمبر۱

بیت الکتب = گلشن اقبال، کراچی
ادارۃ المعارف = ڈاک خانہ دارالعلوم کورنگی کراچی نمبر۱۴
مکتبہ دارالعلوم = جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی نمبر۱۴
مکتبہ سید احمد شہید = الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور
مکتبہ رحمانیہ = غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

﴿ترتیبِ مضامین﴾

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استخارہ کیسے کریں؟

تمہید:

دنیا کی زندگی میں ہر انسان کو شعبہ ہائے حیات سے متعلق مختلف امور پیش آتے ہیں اور ان معاملات کے نتائج سے انسان بے خبر ہوتا ہے، مثلاً کاروبار، شادی بیاہ، طلاق و نکاح، ملازمت، معاہدات اور سفر وغیرہ امور ایسے ہیں کہ ہر انسان کو تقریباً پیش آتے ہیں اور انسان ان امور کے نتائج سے ناواقف ہوتا ہے جبکہ اسکی فطرت کسی کام پر اس وقت تک آمادہ نہیں ہوتی جب تک کہ اس کام سے متعلق اسے کامیابی کا اطمینان نہ ہو۔

اس اطمینان کو حاصل کرنے کیلئے انسان بعض اوقات غیر شرعی اعمال میں گرفتار ہو جاتا ہے، کبھی اس مقصد کے لئے فال نکلواتا ہے کبھی نجومیوں، پنڈتوں اور ایسے ہی دیگر مشرکانہ عمل کرنے والوں کے پاس جاتا

ہے اور ان سے معلوم کرتا ہے کہ میرے لئے فلاں کام بہتر ہے یا نہیں؟

یہ سب باتیں یعنی نجومی کے پاس جانا، فالنامہ سے فال نکالنا یا نکلوانا یا قرآن سے فال نکالنا، علم الاعداد یا دیگر مروجہ ذرائع کے ذریعہ کوئی بات معلوم کرنے کی کوشش کرنا یہ سب ناجائز اور حرام ہیں، اللہ کے نبی ﷺ نے ان سے منع فرمایا ہے اور صحاح کی احادیث میں ان کی واضح ممانعت موجود ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لاطيرة وخيرها الفال، قالوا وما الفال يا رسول اللّٰه؟ قال الكلمة الصالحةُ يسمعها احد كم﴾

(رواہ البخاری)

''بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے اور بہتر طریقہ تو فال نیک ہی ہے، لوگوں نے پوچھا فال کیا چیز ہے؟ فرمایا فال وہ اچھا کلمہ ہے جو تم میں سے کوئی شخص سنے''۔

حضرت ابن عباسؓ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

﴿من اقتبس علماً من النجوم اقتبس شعبةً من السحر زادمازاد﴾ (رواہ النسائی ۲/۱۸۹)

''جس نے کچھ علم نجوم سیکھا اس نے سحر ''جادو'' کا ایک شعبہ سیکھا جتنا وہ بڑھے گا اتنا یہ بڑھے گا''۔

اسی طرح حضرت سعد بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ہامہ، بیماری لگنا اور شگونِ بد کوئی چیز نہیں ہے''۔ (رواہ ابوداود)

شریعت اسلامیہ نے جہاں زندگی کے ہر شعبہ میں مسلمانوں کو صحیح راہ عمل بتلائی ہے وہیں اس معاملے میں بھی شریعت نے ہدایات دی ہیں اور اس سلسلے کی سب سے اہم اور بنیادی ہدایت یہ ہے کہ کسی بھی آئندہ پیش آنے والے کام کے صحیح نتائج کا کامل اور حقیقی علم اللہ رب العالمین کے سوا کسی کے پاس نہیں۔ البتہ چونکہ انسان کی طبیعت اور فطرت میں تجسّس ہے اس لئے حق تعالیٰ نے ایک جائز طریقہ بتلا دیا اور وہ یہ کہ جب مسلمان کو کوئی اہم معاملہ درپیش ہو تو اس میں ''استخارہ'' کرے، تاکہ صحیح اور بہتر چیز کی طرف اس کی رہنمائی ہو سکے، یہ استخارہ کیا چیز ہے؟ اس کی حقیقت کیا ہے؟ اسکی افادیت کیا ہے؟ شریعت میں اس کی کتنی اہمیت ہے؟ چونکہ اس بارے میں عام مسلمانوں میں افراط و تفریط پائی جاتی ہے اور ہمارے معاشرہ میں اس ضمن میں بے اعتدالیاں پائی جاتی ہیں لہذا آئندہ صفحات میں استخارہ سے متعلق ضروری مسائل تفصیل سے ذکر کر دیئے گئے ہیں اور

اس ضمن میں ہونے والی بے اعتدالیوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان چند سطروں کو عام مسلمانوں کے لئے نافع اور اس ناکارہ کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین۔

وما توفیقی الا باللّٰه

محمد زکریا اقبال عفا اللہ عنہ
فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

استخارہ کے معنی

استخارہ میں ''طلب'' کے معنی پائے جاتے ہیں، اس کا اصل مصدر ''خیر'' ہے۔ استخارہ کے معنی ہیں خیر طلب کرنا، بھلائی طلب کرنا۔ اللہ سے خیر طلب کرنا کہ وہ بندہ کے لئے وہی بات پسند کرے جو اس کے حالات کے موافق ہو۔

اس اعتبار سے استخارہ کا مطلب یہ ہے کہ بندہ اپنے امور میں دعائے استخارہ کے ذریعے حق تعالیٰ سے خیر طلب کرتا ہے۔ کیونکہ وہ خود تو اس کام کے انجام سے ناواقف ہے البتہ حق تعالیٰ اس کے خیر و شر سے واقف ہیں لہٰذا حق تعالیٰ سے دعا کی جاتی ہے کہ وہ اپنے علمِ کامل کے ذریعہ ہمارے قلوب میں اس کام کے کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں داعیہ پیدا کر دے اور اس کام سے متعلق قلبی خلجان کو دور کر دے۔

استخارہ کا فائدہ و مقصد

ایک مسلمان اور بندۂ مومن کی شان یہ ہے کہ وہ اپنے تمام معاملات میں خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے، دینی ہوں یا دنیوی، ہر ایک معاملہ میں اپنے مالک کی طرف متوجہ رہے اور اسی سے رجوع کرتا رہے یہی وجہ ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے حیاتِ انسانی کے ہر طبعی، شرعی اور فطری کام

کی انجام دہی کے موقع پر بندہ کو حق تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنے کے لئے دعائیں ارشاد فرمائیں اور ان کی تعلیم دی، مثلاً کھانا پینا یہ انسان کی فطری ضروریات میں شامل ہے یا بیت الخلا کو جانا قضائے حاجت، آرام اور نیند، بازار میں جانا، گھر میں آمد و رفت یہ سب ضروریات انسانی میں شامل ہیں۔

آپ ﷺ نے ان سب سے متعلق دعائیں تعلیم فرمائیں تاکہ ان امور میں بھی حق تعالیٰ کی رحمت و کرم بندۂ مومن کے شامل حال ہو جائے اور طریق سنت پر عمل کرنے سے وہ عمل عبادت بھی بن جائے۔ زندگی کے اہم امور کی انجام دہی سے پیشتر بھی بندہ کو حق تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنے کے لئے نبی ﷺ نے ''استخارہ'' کی تعلیم فرمائی اور استخارہ کے ساتھ ''استشارہ'' یعنی مشورہ کرنے کا بھی حکم فرمایا چنانچہ اہم امور میں مشورہ کرنا حضور علیہ السلام کی سنت ہے، اس کی کچھ تفصیل آگے بیان کی جائیگی، انشاء اللہ۔

استخارہ کرنے سے ایک فائدہ تو یہ حاصل ہوتا ہے کہ اس کام میں حق تعالیٰ کی رحمت شامل ہو جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ جس معاملہ میں اللہ جل شانہ کی رحمت شامل ہو جائے وہ انسان کے لئے خیر ہی خیر ہے۔

دوسرا اہم فائدہ حدیث نبوی ﷺ کی رو سے یہ حاصل ہوتا ہے کہ استخارہ کرنے کے بعد اس کام میں ندامت و پچھتاوا نہیں ہوتا، لہٰذا

ہر مسلمان کو چاہئے کہ جو بھی اہم کام درپیش ہو اسے بغیر استخارہ کئے نہ کرے کہ بغیر استخارہ کئے کوئی کام کرنا بمقتضائے حدیث کم نصیبی اور محرومی و کم قسمتی کی علامت ہے۔

تیسرا فائدہ یہ ہے کہ استخارہ سے انسان کو ایک گونہ اطمینان قلب حاصل ہو جاتا ہے اور تردد رفع ہو جاتا ہے، کام اچھا بھی ہوتا ہے اور اس میں برکت بھی ہوتی ہے۔

حکیم الامت حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ:

''بس استخارہ کا فائدہ تسلی ہے کہ ہم کو ضرور خیر عطا ہوگی اور استخارہ کرنے اور نہ کرنے کے آثار میں فرق یہ ہے کہ استخارہ کے بعد اگر وہ موثر ہوا تو قلب میں ایسی چیز نہ آئیگی جس میں بے احتیاطی (اور نقصان) ہو اور بغیر استخارہ کے ایسی چیز نہ آنے کا بھی احتمال ہے کہ ذرا غور کرنے سے اس کا مضر ہونا معلوم ہوسکتا ہے مگر اس نے غور نہیں کیا اور بے احتیاطی سے اس کو اختیار کرلیا تو اپنے ہاتھوں جب مضرت کو اختیار کیا تو اس میں ''خیر کا وعدہ نہیں'' پس سمجھنا چاہئے کہ استخارہ میں کامیابی کا وعدہ نہیں بلکہ حصولِ خیر (بھلائی حاصل ہو جانے) کا وعدہ ہے خواہ خیر ظاہری ہو یا باطنی۔ (ملفوظات اشرفیہ/۲۱۵)

استخارہ کی ترغیب

احادیث میں ''استخارہ'' کی ترغیب وارد ہوئی ہے کہ انسان اپنے اہم امور مثلاً کہیں پیغام نکاح بھیجنا ہے، رشتہ کرنا ہے، سفر درپیش ہے، کوئی بڑا تجارتی سودا کرنا ہے، کوئی معاہدہ کرنا ہے، کسی جگہ سے آیا ہوا رشتہ قبول کرنا ہے، کہیں ملازمت کرنا ہے یا کسی کو ملازم رکھنا ہے وغیرہ ان امور میں ہر مسلمان کو استخارہ کرنا چاہئے۔ ذیل میں چند احادیث استخارہ کی ترغیب سے متعلق درج کی جاتی ہیں۔

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے:

''ابن آدم کی سعادت و نیک بختی یہ ہے کہ وہ (اپنے امور میں) اللہ جل شانہ سے استخارہ (خیر کی طلب) بہ کثرت کرے اور اللہ کی تقدیر (فیصلہ) پر راضی رہے اور اس کی کم نصیبی و بدقسمتی یہ ہے کہ وہ استخارہ نہ کرے''۔

(۲) ایک روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے: ''جس نے کوئی کام مشورہ کے بعد کیا تو ندامت سے بچا رہا اور جو کام استخارہ کر کے کیا اس میں ناکامی و نامرادی سے محفوظ رہا''۔

(۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

''حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیں تمام امور میں استخارہ کی تعلیم اسی طرح دیتے تھے جس طرح قرآن کی سورتیں سکھایا کرتے تھے''۔

(بخاری، ابوداؤد، ترمذی)

(یعنی استخارہ کی دعا اور طریقہ سکھلایا کرتے تھے، استخارہ کی دعا آگے آرہی ہے)۔

وضاحت

یہاں یہ واضح رہے کہ استخارہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں ہوتا ہے یعنی اگر ایک کام کرنا چاہ رہا ہے تو اس کے لئے استخارہ کرے یا نہیں کرنا چاہ رہا تو اس کے لئے استخارہ کرے۔ البتہ یہاں واضح رہنا چاہیئے کہ فرائض واحکاماتِ واجبہ میں استخارہ نہیں ہوتا مثلاً کسی پر حج فرض ہو گیا تو اس کے لئے استخارہ کر رہا ہے کہ حج کروں یا نہ کروں۔ البتہ تعیین وقت کے لئے استخارہ کر سکتا ہے کہ کب جاؤں۔ (نور الایضاح ۹۵)

﴿استخارہ کا طریقہ﴾

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ابھی گزری ہے کہ حضور علیہ السلام استخارہ کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ چنانچہ اسی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

”جب بھی کوئی اہم کام درپیش ہو تو (پہلے) دو رکعت نفل پڑھو، اور نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھو:

﴿دعائے استخارہ﴾

﴿اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ. اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَاالْاَمْرَ خَیْرٌلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَمَعَادِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ اَللّٰھُمَّ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَمَعَادِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ.﴾

(نوٹ) بعض روایات میں ''معادی'' اور ''عاجلہٖ واٰجلہٖ'' کے الفاظ بھی منقول ہیں لہٰذا دعا میں ان الفاظ کو بھی ذکر کر دیا گیا تاکہ تمام روایتوں کو جامع ہو جائے اور سب پر عمل ہو جائے۔

ترجمہ: ''اے اللہ! میں آپ سے مشورہ اور خیر طلب کرتا ہوں آپ کے (کامل اور ہر چیز پر محیط) علم کے ذریعہ اور میں آپ کی عظیم الشان قدرت سے فیصلہ طلب کرتا ہوں

اور میں آپ سے آپ کے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں۔ اس لئے کہ آپ (ہر چیز پر) قادر ہیں اور میں (کسی چیز پر) قادر نہیں ہوں اور آپ (سب کچھ) جانتے ہیں اور میں (کچھ) نہیں جانتا، اور آپ تو غیب کی باتوں سے بھی خوب باخبر ہیں۔ اے اللہ! اگر آپ کے علم میں یہ ہے کہ یہ کام (یہاں جس کام کے لئے استخارہ کیا جا رہا ہے اس کا تصور کریں یا اس کا نام لیں) میرے لئے میرے دین اور دنیا اور آخرت اور انجام کار کے لحاظ سے جلدی اور دیر دونوں طرح سے بہتر ہے تو آپ اسے میرے لئے مقدر فرما دیجئے اور میرے واسطے اس کو آسان فرمائیے پھر اس میں میرے لئے برکت رکھ دیجئے"۔

"اے اللہ! اور اگر آپ کے علم میں یہ ہے کہ یہ کام میرے لئے میرے دین و دنیا اور آخرت و انجام کار اور جلدی و تاخیر کے اعتبار سے برا ہے تو اس کو مجھ سے دور کر دیں اور مجھے (میرے قلب کو) اس سے پھیر دیں اور میرے لئے جہاں کہیں خیر مقدر ہو اسی کا فیصلہ فرما دیجئے پھر مجھے اس پر راضی فرما دیجئے"۔

مسائل کا استخارہ

(۱) ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس دعا کو زبانی یاد کرلے اور ہر اہم معاملہ میں استخارہ کرنے کو اپنا معمول بنالے۔

اگر ابتدا میں زبانی یاد نہ ہو سکے تو دیکھ کر پڑھ لینا کافی ہے البتہ پڑھتے وقت دھیان اور توجہ دعا کے الفاظ اور ان کے معنی کی طرف رکھنا چاہئے۔

(۲) دعا میں جن الفاظ پر لکیر لگائی گئی ہے ان کو پڑھتے وقت اس کام کا تصور کرنا چاہئے جس مقصد کے لئے استخارہ کیا جا رہا ہے۔ (الدر المختار۔ ۱/۱۸۷)

(۳) استخارہ کی دعا پڑھنے کے بعد پاک صاف بستر پر باوضو ہو کر قبلہ رُخ سو جائے، بیداری کے وقت جو بات دل میں مضبوطی سے آئے وہی بہتر ہے اسی کو کرنا چاہئے۔ (الدر المختار۔ ۱/۱۸۷)

(۴) اگر ایک روز میں دل کا خلجان اور تردّد نہ دور ہو تو دوسرے دن بھی ایسا ہی کرے، اسی طرح سات روز تک کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اس کام کی اچھائی یا برائی کی طرف دل راجح ہو جائے گا۔ (الدر المختار۔ ۱/۱۸۷)

(۵) استخارہ کے نفل رات یا دن میں کسی بھی وقت پڑھے جا سکتے ہیں

اس کے لئے رات کی تخصیص ضروری نہیں کہ رات کو سونے سے قبل پڑھنا ہی ضروری سمجھا جاتا ہے۔ البتہ چونکہ رات کو تنہائی، یکسوئی اور مشاغل و ہجوم خیالات سے فراغت کا وقت ہوتا ہے اس لئے عموماً اسی وقت استخارہ کیا جاتا ہے۔ لیکن حدیث میں کسی خاص وقت کا تعین نہیں کیا گیا ہے۔ لہٰذا شب و روز میں جس وقت بھی چاہے پڑھ سکتا ہے، کیونکہ استخارہ کی نماز کے بعد نہ سونا ضروری ہے اور نہ رات کی قید ہے۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ صرف رات کو سونے سے قبل ہی پڑھا جا سکتا ہے کسی اور وقت نہیں، لیکن یہ صحیح نہیں، استخارہ ہر وقت کیا جا سکتا ہے۔

رات کو دعائے استخارہ پڑھنے کے بعد بہتر ہے کہ باوضو اور قبلہ رخ لیٹے اور مسنون طریقہ پر سوئے۔ یعنی داہنی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رخسار کے نیچے رکھ کر سوئے اور سونے سے قبل لیٹنے کے بعد یاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ یا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ کا ورد کرتا رہے۔

(یہ بعض مشائخ کا معمول تھا جیسا کہ "کمالاتِ عزیزی" از شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ میں ہے)۔

(۴) نوافل استخارہ کی ادائیگی کے بعد دعائے استخارہ سے قبل اللہ جل شانہ کی حمد و ثنا جیسے

﴿سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ

وَتَعالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ اور اسی طرح سُبْحَانَ اللّٰہ، الحَمْدُ لِلّٰہ، لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، اَللّٰہُ اَکْبَر

وغیرہ اور درود شریف کثرت سے پڑھنا چاہئے تاکہ دعا میں خوب تذلل و عاجزی کا اظہار اور قبول ہونے کے زیادہ لائق ہو۔

(۵) بہتر یہ ہے کہ استخارہ کا یہ عمل متواتر سات روز تک کیا جائے اور بعض نے فرمایا کہ جب تک طبیعت کسی ایک جانب مضبوط اور راجح نہ ہو جائے یہ عمل جاری رکھا جائے اور بعض مشائخ کا معمول تین مرتبہ کرنے کا تھا۔

(۶) بعض اوقات کسی کام کیلئے فوری فیصلہ کی ضرورت ہوتی ہے اور انسان کے پاس مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق مسنون استخارہ کا وقت نہیں ہوتا۔ ایسے موقع کیلئے احادیث میں ایک دعا اور منقول ہے اس کے پڑھنے کا اہتمام کرلینا چاہئے، انشاء اللہ اسکے پڑھنے سے بھی خیر اور بھلائی کی طرف رہنمائی ہوگی۔ وہ دعا نہایت مختصر اور آسان ہے۔

اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ

اے اللہ! چھانٹ لیجئے میرے لئے اور میرے واسطے پسند کر لیجئے۔

(۷) جو کام فرائض شرعیہ میں سے ہیں ان میں استخارہ نہیں ہوتا۔ مثلاً

حج فرض ہے تو اسکے لئے استخارہ نہیں ہوگا کہ حج کروں یا نہیں البتہ جانے کے وقت کے متعلق استخارہ کیا جا سکتا ہے۔
(صحیح البخاری)

بعض غلط فہمیاں

بعض حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ استخارہ کے نتیجہ میں خواب میں بتلا دیا جائے گا کہ تم یہ کام کرلو یا نہ کرو۔ یا یہ کہ خواب میں کوئی واضح علامت اور اشارہ نظر آئے گا مثلاً کوئی روشنی وغیرہ۔ اس سلسلہ میں بعض حضرات نے سبز اور سرخ روشنی کو کام کی بہتری اور خرابی کی علامت قرار دیا ہے۔

اسی طرح بعض حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ استخارہ کے نتیجہ میں گردن کسی ایک طرف مڑ جائے گی۔ مثلاً اگر دائیں طرف مڑ گئی تو یہ کام بہتر ہے اور بائیں طرف مڑ گئی تو یہ کام بہتر نہیں۔ خوب سمجھ لینا چاہئے کہ یہ سب باتیں محض امکان کی حد تک ہیں۔ کوئی ضروری نہیں کہ ایسا ہو، نہ ہی اس کا اعتقاد رکھنا چاہئے کہ ایسا ہوگا جیسا کہ بعض لوگوں کو دیکھا گیا کہ جب تک کوئی روشنی نہ نظر آئے یا گردن نہ مڑے یا کوئی اور واضح اشاہ نہ ملے تو وہ سمجھتے ہیں کہ یہ استخارہ بے کار ہوا۔ تو یہ سب غیر ضروری باتیں ہیں۔

(۷) اس عمل کا خاصا یہ ہے کہ اگر کام کے کرنے میں خیر ہوگی تو اس کے لئے انشراحِ قلب اور اطمینانِ قلب حاصل ہوگا اور اسباب

بنتے چلے جائیں گے۔

بصورت دیگر اس کام میں رغبت نہیں رہے گی، طبیعت اس سے ہٹ جائیگی یا دوسرے فریق کی رائے بدل جائیگی اور اسباب بگڑتے چلے جائیں گے یا اس کام سے متعلق کوئی رکاوٹ پیش آجائیگی۔

(۸) آج کل عموماً یہ دیکھا جاتا ہے کہ کسی بھی درپیش معاملہ میں بجائے خود استخارہ کرنے کے کسی دوسرے سے کروایا جاتا ہے خصوصاً کسی پیر، عالم وغیرہ سے، اس بارے میں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اصل مسنون یہ ہے کہ استخارہ خود کرے،اس میں سنت پر عمل کا ثواب بھی ملے گا اور متعلقہ کام میں برکت بھی ہوگی۔ البتہ دوسرے سے استخارہ کروانا بھی جائز اور مباح ہے۔لہٰذا اگر کسی نیک بزرگ صالح شخص سے استخارہ کرانا ہوتو چاہئے کہ خود بھی استخارہ کرے اور اس بزرگ سے بھی کروالے۔

(۹) کئی بار استخارہ کی نماز اور دعا پڑھنے کے باوجود بھی دل کسی طرف راجح نہ ہو اور کوئی حتمی رائے نہ بنے تو ظاہر حال کے مطابق عمل کرنا چاہئے یعنی اگر کوئی کام بظاہر اچھا نظر آرہا ہوتو اس پر عمل کرنا چاہئے، اگر ہونے میں خیر ہوگی تو اللہ اسے ہی مقدر فرمادیگا ورنہ ہونے میں خیر ہوگی تو اسے مقدر کردیگا۔

بہرکیف! اصل بات یہ ہے کہ استخارہ کے نتیجے میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے متعلق دل کسی ایک طرف یکسو اور مضبوط ہو جائے گا۔

(۱۰) اگر کسی کام میں جلدی ہو اور اتنا وقت نہ ہو کہ سات یوم میں استخارہ کیا جائے تو ایک ہی دن میں سات مختلف اوقات میں بھی نوافل استخارہ ادا کر کے استخارہ کیا جا سکتا ہے۔

(۱۱) اور اگر کسی کام میں اتنی بھی فرصت نہ ہو تو پھر اس دعا کا اہتمام کرنا چاہئے۔

﴿اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ﴾

''اے اللہ! چھانٹ لیجئے میرے لئے اور میرے واسطے پسند کر لیجئے۔''

اس دعا کا کثرت سے ورد کرنا نہایت مجرب ہے۔

علاوہ ازیں ایک اور دعا بھی اگر پڑھ لی جائے تو انشاء اللہ خیر اور بہتری کی طرف رہنمائی ہوگی:

﴿اَللّٰھُمَّ اَرْضِنِیْ بِقَضَآئِکَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ مَا قُدِّرَلِیْ حَتّٰی لَا اُحِبَّ تَعْجِیْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَأْخِیْرَ مَا عَجَّلْتَ﴾ (مناجات مقبول)

''اے اللہ! مجھے اپنی قضا اور فیصلہ پر راضی فرمائیے حتیٰ کہ

میں اس میں عجلت نہ کروں جس کو آپ نے مؤخر کیا ہے
اور اس کام میں تاخیر پسند نہ کروں جسے آپ نے جلدی کر
دیا ہے۔“

استخارہ کے دیگر طریقے

مذکورہ بالا طریقہء استخارہ کے علاوہ بعض اکابر کے دیگر مجرب طریقہ ہائے استخارہ بھی منقول ہیں ان میں سے بعض کو یہاں بیان کیا جاتا ہے۔

پہلے وضو کر کے قبلہ رخ دائیں کروٹ پر لیٹ جائے اور سورۃ الشمس سات مرتبہ، سورۃ اللیل سات مرتبہ اور سورۃ الاخلاص سات دفعہ پڑھے۔ اس کے بعد نہایت عاجزی سے دعا کرے کہ یا اللہ! مجھے خواب میں یہ معاملہ دیکھا دے اور میرے لئے بہتری فرما اور کام کی انجام دہی کے طریقے میرے دل میں پیدا فرما۔

انشاء اللہ پہلی رات ہی میں معلوم ہو جائے گا اور اگر نہ معلوم ہو تو دوسری رات بھی کرے اسی طرح مسلسل سات روز تک کرے۔

(ماخوذ از کمالات عزیزی وعملیات عزیزی۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ)

ایک طریقہ استخارہ کا یہ ہے کہ بدھ، جمعرات اور جمعہ کی راتوں میں نماز عشاء سے فراغت کے بعد تمام امورِ دنیا سے فارغ ہو کر ۳۰۰ مرتبہ

بسم اللہ، ستره مرتبہ پڑھ کر اپنے منہ اور سینے پر دم کرے اور دعائے استخارہ پڑھے۔ اس کے بعد دعا کرے کہ یا اللہ! جس کام کے لئے استخارہ کیا ہے اس کے بارے میں مجھے خواب کے ذریعے بتلا دے کہ خیر ہے یا شر۔ اس کے بعد مذکورہ ذیل درود شریف سو مرتبہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ كُلَّ مَعلُومٍ لَّکَ

(ماخوذ از کمالات عزیزی۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ)

حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ کے خاص عملیات میں منقول ہے کہ: دو رکعت نماز استخارہ کی نیت سے پڑھنے کے بعد سلام پھیر کر ۳۲۳ بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور ۳۲۳ بار حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ پڑھ کر سو جائے انشاء اللہ غیب سے معلومات ہوں گی۔ (گنجینہ اسرار)

استخارہ کی حقیقت

استخارہ کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ قلب میں کسی کام کے بارے میں اطمینان یا عدم اطمینان پیدا ہو جائے اور طبیعت کا رجحان کسی ایک طرف ہو جائے اور اگر دل میں خلجان ہو تو وہ دور ہو جائے۔ حکیم الامت حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ:

''استخارہ کی حقیقت یہ ہے کہ استخارہ ایک دعا ہے جس سے مقصود صرف طلب اعانت علی الخیر ہے یعنی استخارہ کے ذریعے سے بندہ خداتعالیٰ

سے دعا کرتا ہے کہ میں جو کچھ کروں اسی کے اندر خیر ہو اور جو کام میرے لئے خیر نہ ہو وہ کرنے ہی نہ دیجئے بس جب استخارہ کر چکے تو اس کی ضرورت نہیں کہ یہ سوچے کہ میرے قلب کا زیادہ رجحان کس طرف ہے اور اس پر عمل کرے بلکہ اس کو اختیار یہ ہے کہ دوسرے مصالح کی بناء پر جس بات میں ترجیح دیکھے اسی پر عمل کرے اور اسی کے اندر خیر سمجھے، حاصل یہ ہے کہ استخارہ سے مقصود محض طلب خیر ہے نہ کہ (بعد کی) خبر معلوم کرنا''۔

(انفاس عیسیٰ ۲/۶۷۵)

البتہ استخارہ کے نتیجے میں کسی اشارہ کا ملنا ممکن ہے یا کسی خواب کا آنا بھی ممکن ہے۔ ایسی صورت میں چاہئے کہ کسی مستند عالم دین اور معتبر خواب بتلانے والے سے رجوع کیا جائے۔ ہر کسی کے سامنے نہیں بیان کرنا چاہئے۔

بہرکیف! اصل بات یہ ہے کہ استخارہ کے نتیجہ میں دل کسی ایک طرف یکسو اور مضبوط ہو جائے گا۔

استخارہ کا محل

حکیم الامت حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں: استخارہ ان امور میں مشروع ہے جس کی دونوں جانب اباحت میں مساوی (برابر) ہوں اور جس فعل کا حسن و قبح (اچھائی و برائی) دلائل شرعیہ سے متعین ہو ان میں

استخارہ نہیں (انفاس عیسیٰ ۱۳۴)

مثلاً نماز پڑھنا، عمرہ کو جانا یا کسی غریب کی مدد کرنا ایسے امور ہیں جن کی اچھائی شرعاً متعین ہے یا مثلاً کھیل تماشوں اور لہو ولعب میں پیسہ لگانا، گناہ کے کاموں میں وقت خرچ کرنا وغیرہ امور ایسے ہیں جن کی برائی شرعاً متعین ہے، اس قسم کے امور میں استخارہ نہیں ہے۔ البتہ جس کام کی دونوں جانب جائز ہوں مثلاً کسی حلال کاروبار میں پیسہ لگانا یا کسی سفر میں جانا ایسے امور ہیں جن میں جانا بھی جائز اور نہ جانا بھی جائز، ایسے امور میں استخارہ کیا جائے گا۔

﴿استشارہ بھی مسنون ہے﴾

مسلمان کو چاہئے کہ جہاں کسی کام کے لئے استخارہ کرے وہیں اس کام کے لئے اس کام سے متعلق اپنے بہی خواہوں، بزرگوں اور اس کام کے ماہرین سے مشورہ (استشارہ) بھی کرے کہ یہ بھی مسنون اور حکم قرآنی ہے فرمایا کہ:

﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ (آل عمران ۴)

یعنی اے نبیؐ! آپ ان سے (صحابہ سے) معاملات میں مشورہ کیجئے۔ اور ارشاد فرمایا:

﴿وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ.﴾ (الشوریٰ)

''اور کام کرتے ہیں آپس کے مشورہ سے''

احادیث میں بھی مشورہ کی بہت تاکید وارد ہوئی ہے۔ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اس آیت کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ:

''مشورہ سے کام کرنا اللہ کو پسند ہے، دین کا ہو یا دنیا کا۔ نبی کریم ﷺ تمام امور میں برابر صحابہؓ سے مشورہ فرماتے تھے اور صحابہؓ بھی آپس میں مشورہ کیا کرتے تھے، حروب (جنگوں) وغیرہ کے متعلق بھی اور بعض مسائل واحکام کی نسبت بھی۔ بلکہ خلافت راشدہ کی بنیاد ہی شوریٰ پر قائم تھی شاہد ہے کہ مشورہ کی ضرورت ان کاموں میں ہے جو مہتم بالشان ہوں اور جو قرآن وسنت میں منصوص نہ ہوں......؟ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مشورہ ایسے شخص سے لیا جائے جو عاقل و عابد (یعنی عقل مند و عبادت گزار) ہو ورنہ اس کی بے وقوفی یا بددیانتی سے کام خراب ہو جانے کا اندیشہ رہیگا۔ (تفسیر عثمانی ۶۳۶)

لہٰذا ان احکامات کی روشنی میں مسلمان کو چاہئے کہ استشارہ بھی کرے تاکہ بعد میں پریشانی نہ اٹھانی پڑے۔

استخارہ کے نتیجہ میں یہ اعتقاد رکھنا چاہئے کہ انشاء اللہ کام میں بہتری ہوگی۔ لیکن اگر کام میں خرابی ہوگئی یا نقصان ہو گیا تو رضا بالقضاء پر عمل کرتے ہوئے یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ استخارہ کے باوجود کام کیوں خراب ہو گیا۔ بلکہ اس خرابی اور نقصان کو اپنی بدعملی اور گناہوں پر محمول کرنا چاہئے۔

استخارہ سے متعلق ایک غلط طرزِ عمل

بہت سے حضرات اس غلط فہمی میں مبتلا دیکھے گئے ہیں کہ وہ کام میں صرف استخارہ کو بنیاد بناتے ہیں اور ظاہری حالات پر غور نہیں کرتے، ایک چیز کی خرابی سامنے نظر آرہی ہے لیکن چونکہ استخارہ میں آگئی لہٰذا کرنا ضروری ہے، یہ صحیح نہیں بلکہ کسی بھی کام سے متعلق ظاہری حالت کی خوب چھان بین کر لینی چاہئے اور عقل سے کام لیکر اس کام کے کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں رائے قائم کر کے پھر اس کے بعد استخارہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ حق تعالیٰ نے یہ عقل جو عطا کی ہے وہ انہی امور میں استعمال کرنے اور نقصان سے بچنے کے لئے عطا کی ہے۔ لہٰذا یہ صحیح نہیں کہ ظاہری حالات کو دیکھا نہ ہی جائے۔ صرف استخارہ کو بنیاد بنا کر وہ کام کر لیا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اپنی کسی بدعملی کی وجہ سے کام میں کوئی خرابی ہوگئی تو استخارہ کے مسنون عمل سے بے اعتقادی پیدا ہو جاتی ہے۔

بدشگونی لینا جائز نہیں

مستقبل کے امور سے متعلق شریعت اسلامیہ نے مسلمان کو استخارہ ہی کی تعلیم دی اور اسے توہمات و خرافات کی دلدل سے نکالا ہے، جاہلیت کے زمانہ میں مستقبل کے امور کے بارے میں شگون لینے کا بڑا

چرچا تھا، اسلام نے اس کو ختم کیا۔

حضرت عروہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بدشگونی کا ذکر کیا آپؐ نے فرمایا:

''بہترین چیز فالِ نیک ہے اور بدشگونی کسی مسلمان کو اسکے مقصد اور ارادہ سے نہ روکے۔ پھر جب تم میں سے کوئی شخص ایسی بات دیکھے جس کو وہ (اپنے لئے) برا خیال کرتا ہے تو یہ کہے:

﴿اَللّٰھُمَّ لَا یَأتِی بِالْحَسَنَاتِ اِلاَّ اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَاتِ اِلاَّ اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.﴾

(ابوداؤد، مشکوٰۃ)

''اے اللہ! بھلائی لانے والے آپ ہی ہیں اور برائیوں کو بھی صرف آپ ہی دور کرنے والے ہیں اور نہیں ہے کوئی طاقت وقوت سوائے اللہ کے۔''

حضرت مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم اپنے مطبوعہ وعظ میں فرماتے ہیں:

''زمانہ جاہلیت میں عربوں کے اندر شگون اور فال لینے کا بڑا رواج تھا ان کی یہ عادت تھی کہ جب کوئی کام کرنے کا ارادہ کرتے تو کسی ہرن کو اس کی جگہ سے دوڑاتے اور بھڑکاتے یا کسی پرندہ کو اڑاتے۔ اگر

ہرن یا پرندہ دائیں جانب جاتا تو اس کو مبارک سمجھتے اور نیک فال لیتے اور وہ کام کر لیتے۔ نیز سفر پر جانا ہوتا تو چلے جاتے اور اگر وہ پرندہ بائیں طرف کو اڑتا یا ہرن بائیں جانب چلا جاتا تو اس کو نامبارک اور منحوس سمجھتے اور پھر وہ کام نہ کرتے اور جہاں جانا ہوتا وہاں بھی نہ جاتے''۔

(اشعۃ اللمعات از شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ)

رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے **لاطِیَرَۃ** فرما کر اس کی مکمل تردید فرما دی اور واضح فرمایا کہ بدفالی اور بدشگونی محض بے حقیقت اور غلط بات ہے۔ ان کا کسی کام کے برے ہونے یا کسی ضرر و نقصان کو دور کرنے یا کسی قسم کا فائدہ حاصل کرنے میں بالکل دخل نہیں ہے بلکہ اس قسم کا اعتقاد رکھنا جائز بھی نہیں ہے۔ کامیابی اور ناکامی، نفع و نقصان سب حق تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی چیز اس کی قدرت سے باہر نہیں ہے۔ پرندے یا ہرن کے دائیں جانب جانے میں کوئی خیر اور بائیں جانب جانے میں کسی طرح کی کوئی برائی بالکل نہیں ہے''۔

(بدشگونیاں، بدفالیاں اور توہمات)

اس عبارت سے بخوبی واضح ہو گیا کہ ایک مسلمان کے لئے اس قسم کے غیر شرعی افعال اور توہمات سے احتراز کرنا ضروری ہے اور وہ مستقبل میں جن امور کی انجام دہی کی ضرورت رکھتا ہے اس کے متعلق تسلی

واطمینان قلبی کے حصول کے لئے اللہ کے نبی ﷺ کا بتایا ہوا ایک ہی راستہ ہے ''استخارہ'' جس پر عمل کرنے کی صورت میں ہر طرح سے فائدہ ہی فائدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو استخارہ کی سنت پر صحیح اور مسنون طریقہ پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

و آخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.